کلکی اوتار اور مرزا قادیانی کے دعوے

علامہ محمد اسد رضوی

کلکی اوتار اور مرزا کے دعوے کا رد

محمد اسد رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کی رشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور علاقے میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وان من امة الا خلا فيها نذير" "اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (اللہ کی طرف سے) کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ہو۔ ﴿سورۃ الفاطر﴾

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: "ولكل قوم هاد" "اور ہر قوم کے لیے (اللہ کی طرف سے) ایک ہدایت دینے والا (بھیجا جا چکا) ہے۔ ﴿سورۃ الرعد﴾

ایک اور مقام پر فرمایا: "ولقد بعثنا في كل امة رسولا" "اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول بھیجا ہے۔ ﴿سورۃ النحل﴾

انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے وقت کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر مختلف علاقوں میں توحید و رسالت کا نور پھیلانے کے لیے سرگرم عمل رہے، انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کا یہ تسلسل سلسلہ نبوت کہلاتا ہے جو سرور انبیا، جناب احمد مجتبیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر اختتام پذیر ہو جاتا ہے، جیسا کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"انا خاتم النبيين لا نبي بعدي" "میں انبیاء کا آخر ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ﴿متفق علیہ﴾

نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جاں باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

ان جملہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے دور کے تقاضوں اور لوگوں کی ذہنی و فکری استعداد کو پیش نظر رکھ کر لوگوں کو راہ راست دکھائی اور مختلف علاقوں میں رہنے والوں کو ان کی اپنی زبان میں تبلیغ کی لہٰذا یہی وجہ ہے کہ آج مختلف ادیان کے ماخذ و مصادر کی زبان مختلف ہے اور یہی بنیادی اختلاف تمام ادیان کی ایکتا کو سمجھنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اگر یہ اختلاف کسی حد تک ختم کر دیا جائے تو ہر دین، قرآن مجید، دین اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی کاملیت و اکملیت اور جامعیت کو تسلیم کرنے کا درس دیتا دکھائی دے گا، اس سلسلے میں یہودیت و

نصرانیت کے بعد "سناتن دھرم یعنی ہندوازم" بھی اپنا کردار ادا کرتا نظر آتا ہے، جی ہاں! دیگر ادیان کی طرح سناتن دھرم میں بھی نبوت کا بنیادی تصور موجود ہے اور بہت سے ہندو گیانی (علماء) اس تصورِ نبوت کو الوہیت سے جدا ایک مختلف حقیقت تسلیم کرتے ہیں، یہاں پر اختلاف صرف زبان کا آجاتا ہے کہ ہم خدا کے فرستادہ نفوس کو عربی، فارسی اور اردو میں نبی و رسول کہتے ہیں جبکہ سنسکرت میں ان کو "اوتار" کہا جاتا ہے، چنانچہ ڈاکٹر پنڈت وید پرکاش آپادھیائے لکھتے ہیں:

"The word "avthar" means coming to the globe earth. The meaning of the words "Eshwar Ka Avthar" is to take birth of a Mahatama to communication the message to all." (Kalki avthar & Muhammad Saheb:30)

"لفظ اوتار کا مطلب ہے کہ کرہ ارض پر آنا، ایشور کا اوتار الفاظ کا مطلب ہے سب کو پیغام پہنچانے والا مہاتما یعنی عظیم روح کا کرہ ارض پر پیدا ہونا"۔ ﴿کلکی اوتار اور محمد صاحب:۳۰﴾

مذکورہ بالا تعریف سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبوت و رسالت کے متعلق جو بھی بنیادی عقیدہ اور نظریہ مسلمانوں میں رائج ہے بالفاظ دیگر وہی عقیدہ و نظریہ سناتن دھرم میں بھی موجود ہے، لطف کی بات یہ ہے کہ سناتن دھرم کے چوٹی کے علماء آخری اوتار بالفاظ دیگر ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور آخری اوتار سے مراد نبی محتشم جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی مراد لیتے ہیں، مگر یہاں بھی اپنے دیگر متعدد دعووں کے سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ کرنے سے باز نہیں آتا اور اُس آخری اوتار سے مراد اپنی ذات کو لیتا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

"خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور ایسے ہی ہندوؤں کے لیے بطور "اوتار" کے ہوں"۔ ﴿لیکچر سیالکوٹ:۲۶، روحانی خزائن:۲۰/ ۲۲۸﴾ مزید لکھتا ہے: "خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانے میں اس کا بروز یعنی "اوتار" پیدا کرے، سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا"۔ ﴿لیکچر سیالکوٹ:۲۷، روحانی خزائن:۲۰/ ۲۲۷﴾

مرزا قادیانی نے اپنی روش غارت گری کو بحال رکھتے ہوئے انتہائی نفیس موضوع کو بھی محل اختلافات اور موجب بحث بنا دیا ہے، تاہم انصاف پسندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس سارے موضوع پر سناتن دھرم کے علماء کی آراء سے استدلال کو لے لیا جائے اور پھر ان آراء اور استدلال کے تناظر میں اس کا تعین کیا جائے کہ آخری اوتار سے مراد

کون ہے؟ تا کہ حق واضح ہو جائے اور باطل کا بطلان ثابت ہو جائے، یہ بات پیش نظر رہے کہ اوتار کے متعلق کسی مسلمان کی ذاتی رائے ایک ظن وتخمین سے زیادہ کچھ حیثیت رکھے گی اور نہ ہی مرزا قادیانی کی رائے اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس موضوع کو سمجھنے کے لیے سنسکرت کا علم اور پرانوں اور ویدوں کا فہم درکار ہے اتنا نہ تو مسلمان علماء کے پاس ہے اور نہ ہی مرزا قادیانی کے پاس، لہذا یہاں مسلمانوں اور مرزا قادیانی کے دلائل پر بحث کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی، بلا شبہ اس موضوع کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں ان علماء کی آراء کو سامنے رکھا جائے جو سناتن دھرم کے پیروکار ہیں اور جن کے پاس سنسکرت کے ساتھ ساتھ ویدوں اور پرانوں کا علم وفہم ہے اور اس کی تدریس میں ایک طویل تجربہ بھی رکھتے ہیں کیونکہ ان کی رائے ہی فی الحقیقت جانب داری اور تعصب سے پاک ہو سکتی ہے، اس ضمن میں ڈاکٹر پنڈت وید پرکاش آپادھیائے کی رائے انتہائی اہم ہے جو الہ آباد یونیورسٹی میں سنسکرت کے پروفیسر ہیں، جن کے انقلابی مقالے "کلکی اوتار اور محمد صاحب" پر مشہور زمانہ نو معتبر پنڈتوں نے مہر تصدیق ثبت کی ہے لہذا وہ اوتار کی تعریف کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

"Eshwar ka Avthar" the word "ka" is the word which shows the relationship with God acquires the place of 'avthar'. Who is related to God? He is related to God who obeys him. In rigved such person is called 'keri' the meaning of the word 'keri' in Hindi is "one who praises God" and this in Arabic "Mohammad".

"ایشور کا اوتار" میں لفظ "کا" تعلق ہونے کی علامت ہے چنانچہ خدا سے تعلق رکھنے والے شخص کا 'اوتار' کی حیثیت حاصل کر لینا بالکل واضح ہے، خدا سے تعلق رکھنے والا کون؟ یہ تعلق رکھنے والا وہی ہے جو اس کا بندہ ہے، رگ وید میں ایسے کو کیری کہا جاتا ہے، لفظ کیری کے ہندی میں معنی خدا کی تعریف کرنے والا ہوتے ہیں اور اس کو عربی میں 'محمد' کہتے ہیں"۔ ﴿کلکی اوتار اور محمد صاحب:۳۰﴾

یہاں پر ایک شبہ پیدا ہونے کا احتمال تھا کہ جب "کیری" کا مطلب "خدا کی تعریف کرنے والا ہے" تو کیا وہ ہر شخص جو خدا کی تعریف کرتا ہے کیا وہ "کیری" ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ڈاکٹر صاحب یوں دیتے ہیں:

"The word "Muhammad" or "keri" is particularly meant for the person who specially praises God the word coined for the particular person becomes his

symbol or identity. Hazrat Adam (PBUH) also praised God but his name was not Muhammad. So, the conclusion is that every person who is related to God and praise him cannot be 'keri".

"خدا کی خصوصی تعریف کرنے والے کے لیے ہی لفظ "کیری" یا "محمد" مختص ہو گیا ہے، تو جس کے لیے جو لفظ مختص ہو جاتا ہے اسی سے اس کی شناخت بن جاتی ہے، حضرت آدم علیہ السلام بھی تو خدا کی تعریف کرنے والے ہی ہیں لیکن ان کا نام محمد نہیں ہوا، نتیجہ یہ نکلا کہ خدا سے تعلق رکھنے والا اور اس کی تعریف کرنے والا ہر شخص "کیری" نہیں ہو سکتا"۔ ﴿کلکی اوتار اور محمد صاحب:۳۰﴾

سناتن دھرم کے علماء کی معتبر آراء اور استدلال سے اس بات کا تعین ہو جاتا ہے کہ آخری اوتار سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے نہ کہ مرزا قادیانی کی جو بزعم خویش اور بخانہ خویش اوتار بنا بیٹھا تھا، مزید یہ کہ جب اس تخصیص میں سیدنا آدم علیہ السلام شامل نہیں ہیں تو ایک کذاب اور دجال کیونکر ایسا دعویٰ کرنے کا اہل ہو سکتا ہے؟ اس استدلال کو بلاشبہ جانبداری اور تعصب سے پاک ہونے کا نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا تعلق نہ مسلمانوں سے ہے اور نہ مرزا قادیانی سے کوئی بغض، اس لیے ان کی آزاد رائے اور آزاد استدلال سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بلاشبہ آخری اوتار جسے آنا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات ہے۔

مشہور زمانہ پنڈتوں کی تصدیق:

یاد رہے کہ ڈاکٹر پنڈت وید پرکاش آپادھیائے کے اس استدلال پر (کہ آخری اوتار یعنی کلکی اوتار سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں) دس معتبر پنڈتوں اور اسکالرز نے اس کے درست ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، جن کے نام مع قابلیت درج ذیل ہیں:

① ......ڈاکٹر گووند کوی راج (ایم اے، ایم اے ایم ایس، ایچ ایم ڈی، پی ایچ ڈی)

② ...... پروفیسر بھدگا آچاریہ (ویدرتن، ہندی ساہتیہ رتن، ویدانت شاستری (انگریزی ساہتیہ) پروفیسر آف وارناسی سنسکرت یونیورسٹی، پرنسپل نیپالی سنسکرت یونیورسٹی وارناسی)

③ ......ڈاکٹر شری گوپال چند مشر (ایم اے، پی ایچ ڈی، دھرم شاستر آچاریہ، وید آچاریہ، وید وبھاگ ادھکیش، سنسکرت یونیورسٹی وارناسی)

④ ......ایس پی چترویدی (ایم اے سنسکرت وید، ویاکرن آچاریہ، سابق صدر شعبہ سنسکرت پریاگ یونیورسٹی)

۵......پنڈت شری اشوک تیواری

۶......شری رام بھون مشرا، ضلع بھوج کوال ہوا، مرزا پور (یوپی)

۷......شری اندر جیت شکلا

۸......ڈاکٹر رام سہائے مشرا، شاستری بہادر گنج الہ آباد

۹......پنڈت رام بہادر مشرا، لوگاواں، بھی یادو، الہ آباد

۱۰......اشوک کمار جیسوال، رکن سار سوت: پریاگ مجلس عامہ سار سوویدانت پرکاش سنگھ الہ آباد یوپی

مذکورہ بالا دس نامور اور معتبر علمائے ہنود کی مہر تصدیق اور ڈاکٹر وید پرکاش آپادھیائے کی تحریر دراصل وہ گیارہ تازیانے ہیں جو مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے لیے نشان عبرت ہیں، یہ بات قابل غور ہے کہ جن کی یہ کتاب ہے وہ شاستری آچاریہ اور پنڈت ہو کر کلکی اوتار سے مراد جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کو لے رہے ہیں جبکہ اس منظر میں کوئی معمولی سا پنڈت بھی مرزا قادیانی کی ہمنوائی اور حمایت کے لیے کھڑا نہیں ہے، اس بنیاد پر مرزا قادیانی کے دعوے کی کوئی حقیقت نہیں رہتی، کیونکہ جس دعویٰ پر دلائل وشواہد اور گواہان نہ ہوں وہ نا قابل التفات ہے، اس لیے کہ اس میں جھوٹ، دروغ گوئی اور دجل وفریب شامل ہوتا ہے۔

انصاف پسندی پرمبنی تقابل:

کلکی اوتار کے متعلق پیشنگوئیوں کے تناظر میں اگر ڈاکٹر وید پرکاش آپادھیائے کا استدلال اور مرزا قادیانی کی زندگی کا تقابل کیا جائے تو حقیقت کا چہرہ مزید کھل کر سامنے آجائے گا اور مرزا قادیانی اپنے دیگر دعووں کی طرح اس دعوے میں بھی ریت کی دیوار پر کھڑا نظر آتا ہے چنانچہ درج ذیل نکات پر اس تجزیاتی تقابل کو حقیقت پسند جائزے کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے:

گھڑ سواری اور تیغ زنی:

ڈاکٹر وید پرکاش آپادھیائے کلکی اوتار کے متعلق پیشنگوئی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"Kalki will ride a horse given by God and will eliminate the rogues with sword. The God's gift this horse will be best".

کلکی خدا کے عطا کردہ گھوڑے پر سواری کرے گا اور تلوار سے سرکشوں کا صفایا کرے گا، خدا کا عطا کردہ گھوڑا بہترین رہے گا۔ ﴿کلکی اوتار اور محمد صاحب:۲۸،۲۹﴾

اس سے معلوم ہوا کہ سناتن دھرم کے مطابق آخری اوتار گھڑ سوار ہوگا، تلوار اور گھوڑے کا دور تو گزر چکا ہے، اب تو جیٹ طیاروں اور ایٹمی ہتھیاروں کا دور ہے، آخری اوتار کا دور آج سے پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے، محمد (ﷺ) صاحب کو بھی فرشتوں کے ذریعے گھوڑا ملا تھا جس کا نام ''براق'' تھا، اس پر سوار ہو کر محمد (ﷺ) صاحب نے آسمانوں کی سیر کی تھی، ان کے ساتھ گھوڑے تھے، انس نے کہا کہ میں نے محمد (ﷺ) صاحب کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار تھے اور گلے میں تلوار لٹکی ہوئی تھی ذوالفقار نام کی تلوار اور قلعی نام والی تلوار۔ ﴿ایضاً﴾

مذکورہ بالا استدلال سے یہ ثابت ہوا کہ کلکی اوتار کی دو بڑی نشانیاں ہیں ایک گھڑ سواری دوسری تلوار زنی، یہ نشانیاں بقول ڈاکٹر صاحب کے سید کائنات جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات پر صادق آتی ہیں، کہ آپ ﷺ گھڑ سواری بھی کیا کرتے تھے اور تلوار زنی بھی، اب اگر اس سارے منظر میں مرزا قادیانی کا کردار دیکھیں تو وہ بالکل برعکس نظر آئے گا، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لیے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لیے خدا کے بندوں کے خون کیے جائیں''۔ ﴿اربعین نمبر ۱:۱﴾

اس سے پتا چلا کہ مرزا قادیانی نہ تلوار زنی پسند کرتا تھا اور نہ اسے جائز سمجھتا تھا بلکہ اس کے خلاف تھا جبکہ کلکی اوتار کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ تلوار سے سرکشوں کا صفایا کرے گا مگر مرزا قادیانی تلوار کے استعمال کے بھی خلاف ہے اور سرکشوں کا صفایا کرنے کے بھی لہٰذا کسی طور پر بھی یہ نشانی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اور ہمیشہ کی طرح وہ یہاں بھی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

کلکی اوتار کی جائے پیدائش:

کلکی کا مقام شمبھل ہوگا اور وہ وہاں کے پروہت کے یہاں پیدا ہونگے، پروہت کا نام وشنویش ہوگا، لفظ شمبھل کے معنی ''پرسکون'' کرنا ہیں چنانچہ لفظ شمبھل کا معنی ہوگا ''امن کا گھر'' اور مکہ معظمہ کو عربی میں دارالامان بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں ''امن کا گھر''۔ ﴿کلکی اوتار اور محمد صاحب:۳۶﴾

جبکہ مرزا قادیانی بھارت کے ضلع گرداسپور کے ایک شہر قادیان میں پیدا ہوا اور اس شہر کا ابتدا میں اصل نام ''قاضی آباد'' تھا، وقت کے ساتھ نام بدل کر ''قاضی ماجھی'' ہوا، پھر صرف ''قاضی'' اور ''قادی'' اور بالآخر قادیان بن گیا، لہٰذا اس معیار پر بھی مرزا قادیانی فیل ہو گیا اور کامل واکمل طور پر یہ معیار ذات رسالت مآب ﷺ پر صادق آتا ہے۔

کلکی اوتار کے والدین کے نام:

کلکی اوتار کی والدہ کا نام کلک پران میں سمتی (سوم وتی) آیا ہے، جس کے معنی ہیں ''امن پسند اور نرم کردار والی'' اور آمنہ نام کا بھی یہ مطلب ہے ''امن والی اور امن پسند'' جو کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ہے اور والد کا نام ''وشنویش'' آیا ہے، جو بہت پاکباز اور خدا کا عبادت گزار ہوگا، وشنویش کا ترجمہ کیا جائے تو اس کا مطلب بنے کا خدا کی عبادت کرنے والا، اب اگر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو بنے گا عبداللہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی کا اسم مبارک ہے، جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی اور وہ عرف گھسیٹی کے نام سے پکاری جاتی تھی اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا، بس مرزا قادیانی اس معیار پر بھی پورا نہیں اترتا اور ہمیشہ کی طرح یہ معیار بھی رسول محتشم ﷺ کی ذات پر صادق آتا ہے۔

علم غیب:

بھاگوت پران کے مطابق کلکی اوتار علم غیب کی صفت سے متصف ہوگا، ڈاکٹر وید پرکاش آپادھیائے لکھتے ہیں: ''ماضی، حال اور مستقبل کی سب ہی باتیں بتانے کی محمد صاحب (ﷺ) مکمل صلاحیت رکھتے تھے'' اس ضمن میں مرزا قادیانی علم غیب تو درکنار وہ تو دن کی روشنی میں کھلی آنکھ سے بھی چیزوں میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا چنانچہ بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے: ''بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی (جوتا) ہدیتاً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں، بائیں میں ڈال لیتے اور بایاں دائیں میں''۔ ﴿سیرت المہدی حصہ دوم: ۵۸﴾

مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق علم غیب کلکی اوتار کا خاصا اور صفت ہے اور مرزا قادیانی غیب تو درکنار، ظاہری علم سے بھی محروم تھا، لہٰذا اس معیار پر جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات صادق آتی ہے۔

فیاضی:

بھاگوت پران کے مطابق کلکی اوتار فیاض ہوگا، رسول اللہ ﷺ کس قدر فیاض تھے، اسکا اعتراف تو

مخالفین نے بھی کیا ہے، چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے:

"Indeed outside the Prophet's house was a bench or gallery on which were walways to he found a number of poor, who lived entirely upon his generosity and hence were called the people of the bench".(The life of Muhammad by William Muir: 523)

''رسول اکرم ﷺ کے کاشانہ مبارک کے باہر ایک چبوترا یا نشست گاہ تھی جس پر ہمیشہ غرباء پائے جاتے تھے جو کامل طور پر آپ ﷺ کی فیاضی پر انحصار کرتے تھے اس لیے ان کو اصحاب چبوترا (صفہ) کہا جاتا ہے''۔

جبکہ مرزا قادیانی فیاضی جیسے جوہر سے بالکل خالی تھا اور غربا کی مدد کرنے کی بجائے ان سے چندے کے نام پر رقم بٹورتا تھا چنانچہ میاں محمود احمد قادیانی لکھتا ہے:

''لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھیجتی ہے اور یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں''۔ ﴿اخبار الفضل: ۲۶/۳۰۰، ۲۱، ۱۲۱گست ۱۹۳۸ء﴾

ان جملہ دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ محض ایک دعویٰ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ کلکی اوتار کی کوئی ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی کوئی پنڈت اس کی حمایت کے لیے تیار ہے، اس کے برعکس ہندو دھرم کے چوٹی کے علماء کلکی اوتار کی تمام نشانیوں کو جناب محمد رسول اللہ ﷺ میں موجود ہونے کے قائل ہیں کیونکہ درحقیقت آپ ﷺ کی ذات ہی تمام حقائق کی اصل اور عالم ایجاد کی روح ہے، تاجدار بریلی نے کیا خوب کہا ہے ۔

یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

............☆☆☆............